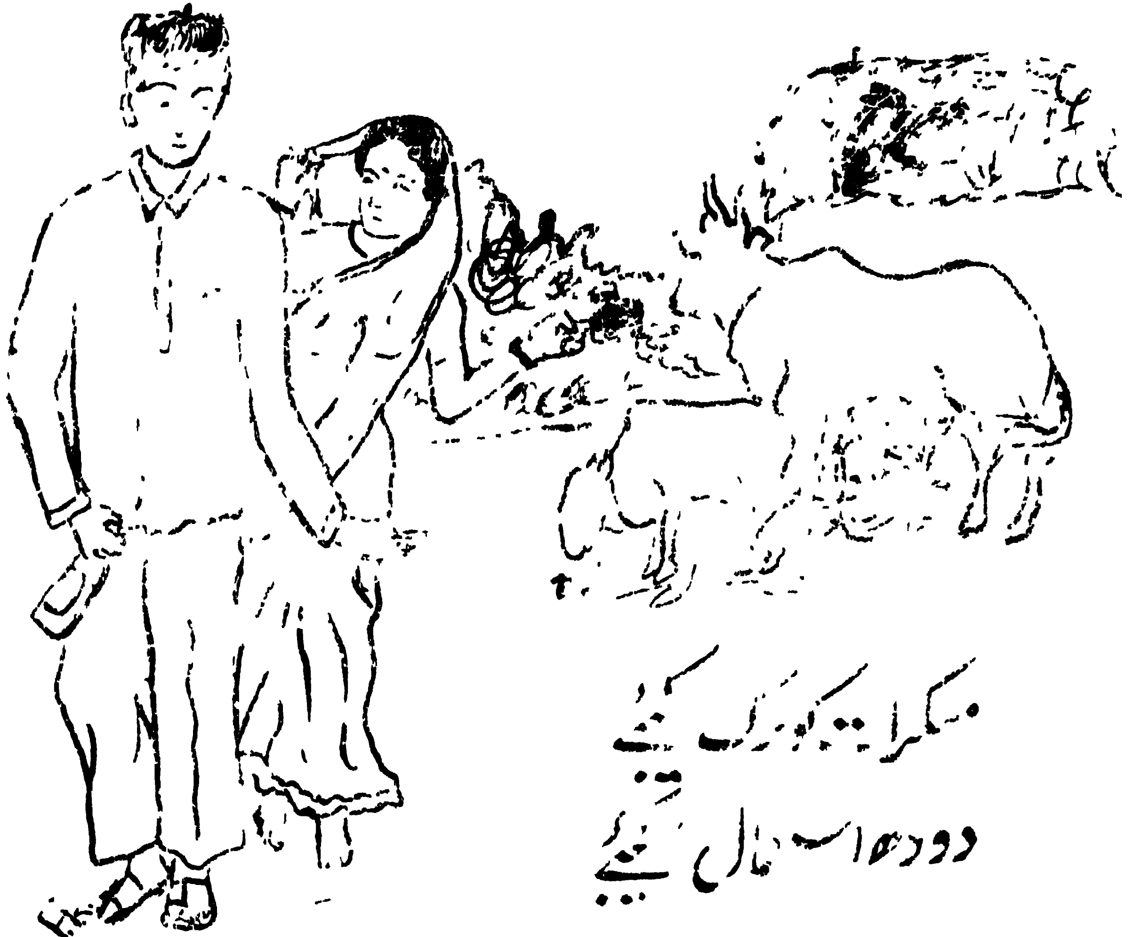
رسالۂ ترک مسکرات

جلد ۹ ماہ اردی بہشت ۱۳۵۴ ف نمبر ۶



صدر نشین

عالیجناب نواب مرزا یار جنگ بہادر جج ہائیکورٹ بار

نائب صدر نشین

عالیجناب دیوان بہادر ایس۔ آر۔ او امدو اینگار ایم بی ای اڈوکیٹ

ارکان

جناب راجہ بہادر وینکٹ راما ریڈی او بی ای | جناب سی۔ سی۔ پال صاحب او بی ای

ریورنڈ لیف سی۔ سباکٹ | جناب چیف جسٹس راجہ بہادر نشیشور ناتھ

جناب نواب یٰسین جنگ بہادر | جناب نواب مہدی نواز جنگ بہادر

جناب مولوی سید محمد حسین صاحب جعفری

فہرست مضامین

رسالہ

ترک مسکرات

جلد ۹ نمبر ۶

ماہ اردی بہشت ۱۳۴۵ف

سنہری باتیں

نشہ میں طاعت ہو نہیں سکتی ۔ کوئی عبادت ہو نہیں سکتی
ہندو پوجا کر نہیں سکتے ۔ مسلم سجدہ کر نہیں سکتے
ہوش و خرد کا نشہ ہی دشمن ۔ عقل و فراست کا ہے رہزن

حضرت شاد مہاراجہ سر کشن پرشاد بہادر آنجہانی

اشیاء مسکرات کا استعمال

از جناب مولوی محمد کریم الدین صاحب

شراب ۔ افیون ۔ مدک ۔ کوکین ۔ بھو ۔ چانڈو ۔ چرس ۔ تمباکو ۔ پائپ ۔ حقہ ۔ چرٹ سگار ۔ سگریٹ ۔ بیڑی ۔ پان میں تمباکو کھانا ۔ ناس بنا کر سونگھنا ۔ زردہ اس میں مشک و عنبر زعفران ملا کر گولیاں بنا کر کھانا ۔ گانجہ ۔ بھنگ ۔ سیندھی ۔ تاڑی وغیرہ ۔

ان تمام چیزوں کو قطعاً ترک کر دینا چاہیے ۔ کیونکہ یہ سب صحت کے لئے نہایت مضر ہیں ۔ اشیاء مسکرات کی دنیا کے تمام مذاہب میں ممانعت ہے ۔ اس کے باوجود ان کے استعمال کا رواج روز بروز بڑھ رہا ہے اور پرہیز کرنے والوں کی تعداد کم ہے ۔

شراب :- شراب نے گھرانوں کا صفایا کر کے لاکھوں کو تباہ و برباد کر دیا ہے ۔ شرابی لوگ اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھتے ہیں ۔ انکو ماں ۔ بیوی اور بیٹی میں امتیاز مشکل ہو جاتا ہے ۔ انکو ان کی زندگی وبال جان ہو جاتی ہے ۔ شرابی اکثر نالیوں اور موریوں میں پڑے ملتے ہیں ۔ خاصے سمجھدار اور لایق لوگ بھی شراب کے ہاتھوں آکے بے جان بن جاتے ہیں جس وقت ان پر شراب کا نشہ نہیں ہوتا اس وقت بھی ان کے حواس کام کرنے کے قابل نہیں ہوتے ۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ شراب اگر دوا کے طور پر استعمال کی جائے تو مضر نہیں ہوتی لیکن بہت سی صورتوں میں خود یورپین ڈاکٹروں کا خیال اب یہ نہیں رہا ہے ۔ شراب کے بعض طرفداروں کا یہ استدلال ہے کہ اگر شراب دوا کے طور پر بغیر کسی نقصان کے استعمال کی جا سکتی ہے تو معمولی طور پر اس کا استعمال کیوں نہ کیا جائے ۔ لیکن بہت سے زہر دواؤں کے طور پر استعمال کئے جاتے ہیں جنہیں معمولاً استعمال کرنا کا خیال بھی ہمارے دل میں نہیں گزرتا ۔ یہ ممکن ہے کہ بعض امراض میں شراب فائدہ مند ہوتی ہوگی ۔ لیکن کسی سمجھدار آدمی کو اس کا استعمال کسی حالت میں دوا کے طور پر بھی نہ کرنا چاہیے ۔ جس چیز نے لاکھوں انسانوں کو تباہ و برباد کر دیا اور زہر آلود ہ گھر ... ہو تو اس کو استعمال کرنے سے بہتر یہ ہے کہ جان قربان

کر دی جاتی ۔ خوش قسمتی سے ہندستان میں اب بھی ہزاروں آدمی ایسے ہیں جنھیں اگر ڈاکٹر ہدایت کرے تو بھی وہ شراب کا ایک قطرہ نہ پئیں ۔ انہیں ناجائز اشیاء استعمال کرنے کی نسبت مرجانا گوارا ہے ۔

شراب ایسی مضر چیز ہے جس پر بحث کرنے کی ضرورت ہی نہیں ۔ اس لئے صرف یہ لکھنا کافی ہے کہ شراب کی ہر مذہب میں عموماً ممانعت کی گئی ہے ۔ اسکاٹ لینڈ جیسے سرد ملک میں بھی شرابیوں کی اوسط مرگ شراب نہ پینے والوں سے ۔۔ چند ہے تو خیال کرنا چاہیے کہ ہندوستان جیسے گرم ملک میں شرابیوں کا اوسط مرگ کیا ہوگا ۔

افیون :- افیون بھی شراب سے کم مضر نہیں اور وہ بھی اسی طرح ترک کرنے کے قابل ہے ۔ چینیوں کی عظیم الشان قوم کی مثال ہمارے سامنے ہے جو افیون کی مہلک عادت میں گرفتار ہو کر اپنی آزادی برقرار نہ رکھ سکی ۔ خود ہمارے ملک کے بعض جاگیرداروں اور امیروں کی مثالیں موجود ہیں جو اس قبیح عادت میں مبتلا ہو کر اپنی جاگیروں اور امارت سے ہاتھ دھو بیٹھے ۔ مدک ۔ کوکین ۔ بھبو ۔ چانڈو ۔ اور چرس استعمال کر کے بے وقت کی موت بلا گئے ۔

افیون وغیرہ کے استعمال سے آدمی لاغر اندام ہو جاتا ہے ۔ اس کی موت کے لئے زیادہ زمانہ درکار نہیں ہوتا ۔ بلکہ چند ہی روز میں اس کے جسم کی قلیل رطوبتوں کو افیون مدک کوکین وغیرہ فنا کر دیتے ہیں اور اس کی ہلاکت جلد واقع ہو جاتی ہے ۔ لوگ کسی نہ کسی عارضہ میں مبتلا ہو کر سکون کے لئے افیون استعمال کرنا شروع کرتے ہیں چونکہ افیون درجہ اول میں مسکن خواص رکھتی ہے اس لئے عارضہ کو سکون تو ہو جاتا ہے مگر آخر اس کی عادت جان لینے والی ثابت ہوتی ہے اختلاج قلب کیسا ہی شدید ہو افیون کے استعمال سے ساکن ہو جاتا ہے ۔ اکثر دردوں کو بھی اس سے سکون ہوتا ہے ۔ افیونی کو اول تو بچنے ہوتی نہیں اگر ہوئی تو مریض بچتا نہیں ۔ ایک پیچش ہی نہیں جس عارضہ میں افیونی مبتلا ہو اس سے اس کو بمشکل نجات ملتی ہے ۔

مدک :- کوکین ۔ بھبو ۔ چانڈو ۔ چرس وغیرہ افیون ہی سے بنتے ہیں ۔ جو حالت افیونی کی ہوتی ہے وہی حالت ان نشہ بازوں کی ہوتی ہے ۔ نعوذ باللہ منہ ۔

دمن شدہ اس شدت سے رائج ہوگیا ہے کہ اس سے کوئی گھر اور کسی قوم کے افراد بچے ہوئے نہیں ہیں نہ کسی عمر کی تخصیص ہے اور نہ مقتضائے وقت کی۔ حتیٰ کہ بچے اور جوان اور بوڑھے سب بھی اس کے دالہ وشیدا ہیں بزم شادی ہو یا محفل غم تعزیت کے لئے کسی ماتم کدہ میں نزول ہو یا تہنیت کے لئے اعزہ واحباب کا جلسہ ہو۔ دلچسپی کا مجمع ہو یا وحشت زدوں کا ہجوم۔ سفر ہو یا حضر۔ بزم مقدس میلاد شریف ہو یا مجلس تبرک عزا غرض کوئی مکان اور کوئی زمان اس سے خالی نہیں ہے اور غذا سے زیادہ لوگ اس کے فریفتہ اور شیفتہ ہیں اور اس کو کسی حالت میں استعمال کئے بغیر رہ نہیں سکتے۔

اب اس کا مختصر قصہ نقصان رسانی سنئے۔ تمباکو میں اگر فوائد جزئیہ کسی خاص زمانہ و حالت کے تقتضا کے موافق ہوں تو عجب نہیں ہے مگر بلا ضرورت استعمال سے جو تباہی و بربادی صحت کی ہوتی ہے اس کا تدارک سخت دشوار ہو جاتا ہے۔ روح انسانی کے مزاج کے لئے تمباکو بالکل ضد اور برخلاف ہے۔ اس کے نقصانات عاجل ہیں یعنی اس کے فوری نقصان کا اثر دماغ قلب و معدہ پر پڑتا ہے۔ اس کا سفوف یعنی ناس سونگھنے سے متواتر چھینکیں آنے لگتی ہیں۔ اسی سے داخلی حالت کا خیال کرنا چاہیئے کہ جب تمباکو کھایا پیا جائیگا تو نظام دماغ کو بالضرور غیر منتظم کر دیگا خصوصاً جبکہ اس کے استعمال کی اس قدر کثرت کی جائے جیسا کہ آج کل رائج ہے۔ اس کے زیادہ استعمال کرنے سے بینائی کے عصب میں خراش ہو کر تھوڑی ہی عمر میں ضعف بصارت کا عارضہ لاحق ہوتا ہے اور جو اس کو زردہ بنا کر کھاتے ہیں ان کے لئے تو یہ سم قاتل ہے اس سے بہت جلد اعضاء کے حس کی طاقت ضعیف ہو جاتی ہے حافظہ اور خیال و حس مشترک وحواس خمسہ باطنیہ کے انتظام میں بھی نقصان ہوتا ہے پس انسان کے ادراک معانی و مطالبہ علمیہ و عملیہ کے استخراج کی قوت ناقص ہو جاتی ہے اس کے اجزار نقصان رسانی قلب و پھیپھڑے کو خراب کرتے ہیں جس سے انسان میں استقلال جرأت و شجاعت گم ہو جاتی ہے اور معاملات میں صحیح نتیجہ نکالنے پر انسان قادر نہیں رہتا۔ افسوس ہے کہ ہمارے ملک کے باشندوں کی صحت تمباکو قہر سے روز بروز نہایت ہی پرخطر ہوتی جارہی ہے اور زیادہ افسوس کی بات یہ ہے کہ ارباب ملک کو اس کے ترک کی جانب بالکل توجہ نہیں ہے اگر اس کے ترک کی کوشش سے چارہ ہے

تو اس سے نجات مل سکتی ہے ورنہ نہیں۔

برطانیہ میں تمباکو نوشی:- تمباکو کی بڑی بڑی کمپنیوں کے حصص کی قیمت روز بروز بڑھ رہی ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ تمباکو کا خرچ بڑھ رہا ہے سروالٹر ریلے جب امریکہ سے تمباکو لائے تھے تو انہیں کیا معلوم تھا کہ بیسویں صدی میں ان کے ہم وطن اس پر کم و بیش دو ارب پچیس کروڑ روپے سالانہ خرچ کیا کریں گے۔

آج کل سگرٹوں میں ہزاروں من تمباکو سالانہ خرچ ہو رہا ہے۔ سرسری تخمینہ یہ ہے کہ جزیرہ برطانیہ کے باشندے مجموعی طور پر ہر سال ۱۲ لاکھ پچیس ہزار من تمباکو خرچ کرتے ہیں۔ ۲۰ سال قبل اس مقدار کا نصف تمباکو خرچ ہوتا تھا۔ جزیرہ برطانیہ میں تمباکو کے خرچ کا اندازہ صرف اس امر سے ہو سکتا ہے کہ ضلع برسٹل کے کارخانہ جات کے نقشوں کے مطابق ان کے زیر نگرانی علاقہ میں ہر ہفتہ (۵۱۵۶) گھنٹے سگریٹ تیار ہوتے ہیں۔ تمباکو کی پیداوار کے لحاظ سے امریکہ کو اول درجہ حاصل ہے۔ ہندوستان دوسرے درجہ پر ہے۔ ہندوستان کے بعد ڈچ ایسٹ انڈیز اور جاپان تیار یورپ میں بھی ہر سال کافی تمباکو پیدا ہوتا ہے۔ ساری دنیا کے لئے ایک سال کے لئے تقریباً تیس لاکھ من تمباکو کی ضرورت ہوتی ہے۔

حقہ:- انسان کے خلاف فطرت رواجوں میں سے ایک حقہ کا رواج ہے۔ در حقیقت انسان کو قدرت نے دھواں کھینچنے کے لائق کوئی عضو نہیں دیا مگر پھر بھی انسان حقہ پیتا ہے۔ جبکہ یہ مسلّم ہے کہ انسان اپنی فطرت کے خلاف کر سکتا ہے تو یہ فعل فطرت انسانی کے موافق ہرگز نہیں ہو سکتا۔ حقہ کے دھوئیں میں ایسے جزا نہیں ہیں جو ہمارے جزو بدن ہو سکیں۔ پس یہ غذا نہیں ہے اس کو کسی طرح ہر روز غذا کی طرح استعمال نہیں کرنا چاہیئے۔

جو لوگ حقہ کے عادی نہیں ہیں ان کے لئے حقہ درد قولنج کا عمدہ علاج ہے اور اگر کسی کو ہچکی (فواق) رکتی نہ ہو تو حقہ پینے یعنے اس کے چند کش لینے سے ہچکی دفع ہو سکتی ہے۔ اس سے ریاحین تحلیل ہوتی ہیں اور رفع قبض کے لئے یہ مفید خیال کیا جاتا ہے۔ اکثر لوگ بستر سے اٹھتے ہی حقہ پی کر پاخانہ جاتے ہیں۔ حقہ بعض موقعوں پر بطور دوا کے بھی استعمال ہو سکتا ہے۔ مگر بطور غذا کے اس کو روزانہ ہرگز ہرگز استعمال

نہیں کرنا چاہیئے ۔ حقہ قلب کو مضر ۔ دماغ کو زہر ۔ پھیپھڑوں کے لئے قہر ہے اور خون کو رقیق کرتا ہے ۔ اس سے ثابت ہے کہ یہ خلاف فطرت فعل ہے مگر باوجود ان تمام مضرتوں کے کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ آج کل عورتیں اور خوردسال بچے بھی بیڑی اور سگریٹ پینے لگے ہیں ۔ پائپ ۔ حقہ ۔ سگریٹ ۔ چرٹ ۔ سگار ۔ بیڑی سب تمباکو ہی سے بنتے ہیں ۔ عورتوں کے تمباکو نوشی کے نقصانات کو ڈاکٹر مہری نے بڑے دکھ کے ساتھ محسوس کرتے لکھا ہے کہ بحیثیت ایک مرد کے میں اس بات کا حق نہیں رکھتا کہ عورتوں کو تمباکو نوشی کی بد عادت سے روکوں اس لئے کہ اس ستش خرابی کا اگر پتہ لگایا جائے تو معلوم ہوگا کہ اس کا رجحان پیدا کرنے والے زیادہ تر مرد ہی ہیں ۔ یہ درست ہے کہ مردوں کی نسبت تمباکو نوشی سے عورتوں کو زیادہ نقصان پہونچ رہا ہے مگر عورتوں سے اس وقت تک اس کا رواج دور نہ ہوگا جب تک مرد اس کے ترک کرنیکا عہد نہ کریں ۔ اضلاع دیہات و قریہ جات میں بھی تمباکو کا استعمال ہونے لگا ہے اور شہروں میں سگریٹ اور بیڑی زیادہ استعمال کئے جارہے ہیں ۔ یہ سب چیزیں یکساں طور پر نقصان دہ اور صحت کے لئے زہر ہلاہل ہیں ۔

جو عورتیں تمباکو پیتی ہیں دوران حمل میں جنین کو اس سے خاص طور پر نقصان پہونچتا ہے ۔ اور ایسے بچے شکم مادری سے بیمار پیدا ہوتے ہیں اور ہمیشہ مریض رہکر جلد دنیا سے گزر جاتے ہیں جب تک یہ عادت بد مردوں سے دور نہ کی جائے عورتیں ترک نہیں کر سکتیں بلکہ اس بد عادت میں وہ مردوں سے بھی دو قدم آگے بڑھ گئی ہیں ۔ مرد تو صرف لطف اٹھانے کے لئے سگریٹ پینے کے عادی ہوتے ہیں مگر یہ عورتیں اس کی عادی ہو جاتی ہیں ۔ وہ تو ہر وقت اس کو پیا کرتی ہیں والدین اور سوسائٹی کو دیکھ دیکھ کر چھوٹے چھوٹے بچے بھی اس کے عادی ہونے لگے ہیں افسوس تو اس بات کا ہے کہ اس کے نقصانات جانتے اور سمجھتے ہوئے بھی کہ اس میں کوئی نفع نہیں ہے اس کا استعمال کرنا ترک نہیں کرتے اور پیسے اور صحت کا نقصان اٹھاتے ہیں ۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ چند روز اپنی طبیعت پر جبر گوارا کرکے بلکہ نفس کشی کرکے آپ تمباکو کا استعمال ترک کریں تین مہینوں کے بعد آپ دیکھیں گے کہ

آپ کے دماغ کے افعال میں کیسی نورانیت اور ارادوں میں استحکام اور خیالات میں جولانی اور حواس میں خوبی اور خوشی ظاہر ہونے لگتی ہے۔ پس ارادہ مصمم کرنے سے یہ عادت بد ترک ہو سکتی ہے۔

[illegible]

کرتے ہوئے افغانستان کے افیون پر امتناعی احکام ایک مبارک اقدام ہے۔

اس طرح افغانستان نے جو اپنا زریں کارنامہ دکھلایا ہے یہ اطراف و اکناف کے ممالک کے لئے قابل تقلید۔ ہندوستان کو بھی اس سلسلہ میں اس کے نقش قدم پر چلنا چاہیئے اور افیون پر امتناعی احکام جاری کرنا چاہیئے۔

ایران میں افیون کی تجارت کثیر تعداد میں ہوتی ہے۔ دنیا بھر میں ادویات کے لئے جس قدر افیون کی ضرورت ہوتی ہے اس سے زیادہ اس ملک میں تیار ہوتی ہے۔ ہندوستان میں بھی افیون کی کاشت کو کم کرنا چاہیئے۔ افغانستان نے اس ضمن میں جو کارنامہ پیش کیا ہے اوسی طرح ایران و ہندوستان کو بھی امتناع افیون کے احکام اور کر کے ملک کو ایک بہت بڑے نقصان عظیم سے یا بہت بڑے خطرے سے بچا لینا چاہیئے۔

شراب کی عادت کیونکر چھوٹے ......

از ... محترمہ کریم النساء بیگم صاحبہ نفیس بیگم مولوی محمد عبدالشکور صاحب (عثمانیہ)

اس سے پہلے اصلاحی مسائل پر ملک کے دیگر اخبارات کے علاوہ رسالہ ترک مسکرات میں بھی میرے اکثر مضامین شائع ہو چکے ہیں۔ میں چاہتی ہوں کہ نشہ یا منشیات کے استعمال یا ایسے ہی اہم دیگر امور پر جس قدر بھی زیادہ مرتبہ خیال آرائی کی جانے وہ خیالات کی اصلاح یا خیالات کو پلٹنے کے لئے ممد و معاون ثابت ہوتے ہیں۔ ملک کی تعلیمی۔ معاشی۔ اصلاحی اور تنظیمی و سماجی ترقی اور فلاح و بہبود کے لئے اس کی ضرورت ہے کہ مادر وطن کے گوشہ گوشہ میں ترک مسکرات کی تبلیغ کی جائے۔ اور اس برائی سے اون لوگوں کو آگاہ کیا جائے جو اس بلائے بد کے شکار ہیں۔ ان لوگوں کو خواب غفلت سے بیدار کیا جائے جو ابھی اس مکتب میں مبتدی کی حیثیت رکھتے ہیں اور اون نونہالان وطن کو اس خطرہ سے باخبر رکھا جائے جس کی وجہ سے اون بری عادتوں کی ظاہری شان اور رنگینی پر فریفتہ ہونے کا خطرہ لگا ہوا ہے۔

شراب۔ بیندھی۔ تمباکو یا اور ایسی منشیات ملکوں کی۔ قوموں کی۔ شرفاء کے گھرانوں کی پستی اور ادبار کا کیا سبب بنتی ہیں اس لئے اپنا روپیہ۔ اپنی دولت۔ اپنا وقت۔ اپنی صلاحیتوں کو منشیات کی بھینٹ چڑھا کر تباہی سے ہم آغوش ہونا اچھی تہذیب اور اچھے تمدن کی نشانی نہیں بلکہ ایسے تمدن معاشرت کو ہمیشہ سیل حوادث کے خطرات لگے رہتے ہیں۔

اب میں ملک کی ممتاز بہن جناب محبوب بانو صاحبہ کو چین کے مضمون "کام کی باتیں" کے عنوان سے ملک کے ممتاز نسوانی رسالہ عصمت دہلی میں شائع شدہ زرین خیالات سے "شراب کی عادت کیونکر چھوٹے" کی گرانقدر سرخی

کے تحت مفید خیالات کو رسالہ ترک مسکرات کے ناظرین کے معلومات اور استفادہ کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں۔

"یہ بات آپ پر ظاہر ہے کہ بعض کھانوں سے بھی شراب پینے کی خواہش ہوتی ہے۔ اس لئے جو شخص شراب پینا چھوڑنا چاہے وہ ہر طرح کے گوشت اور مسالہ دار کھانوں سے پرہیز کرے۔ تمباکو کا استعمال قطعی نہ کیا جائے جس قدر ممکن ہو اس قدر پھل کھائیں اور کثرت سے پانی پئیں، چائے نہیں پینا چاہیئے۔ روزمرہ گرم پانی سے غسل کریں۔ اس کے بعد تھوڑا تھنڈا تھنڈا پانی جسم پر ڈال کر خشک کریں۔ مکان میں کسی قسم کی شراب نہ رکھیں اور نہ شراب کی دوکان پر جائیں۔"

میرے خیال میں بہن موصوفہ کے یہ خیالات قابل قدر ہیں۔ گھر کی بیویوں اور والدین کا یہ فرض ہے کہ اپنے متعلقین اور بچوں کو ایسی غذاؤں کی کثرت سے روکنے کی کوشش کریں جن کی بدولت انسان کے خیالات میں برانگیختگی اور منشیات وغیرہ سے رغبت پیدا ہوتی ہے۔

الحاصل ہندوستان کو نشہ کی اس بڑھتی ہوئی بلا سے روکنے اور برے نتائج سے بچانے کے لئے ہر تدبیر جو خلوص دل سے کی جائے قابل تحسین و آفرین ہے۔

گانجہ چرس وغیرہ

پنڈت گنگا پرشاد جی اپادھیائے

نوٹ۔ ہماری گزشتہ اشاعتوں میں اس مضمون کے کئی اقساط شائع کئے جا چکے ہیں۔ زیر نظر مضمون اسی سلسلہ کی آخری کڑی ہے جو قائین کرام کے استفادہ کے لئے زیب نظر ہے (ادارہ)

گانجا۔ چرس وغیرہ استعمال کرنے والے کی آنکھوں اور منہ کو دیکھئے اس سے پتہ چل جائیگا کہ یہ نشہ آور اشیاء کس قدر نقصان پہنچاتے ہیں چانڈو کا استعمال کرنے والے افراد نے اپنے متعلقین اور گھر بار سب ہی کو اس نشہ کے بھینٹ چڑھا دیا۔ افسوس ہے کہ انسان ایسی اشیاء سے پرہیز نہیں کرتے۔

لوگوں کا خیال ہوتا ہے کہ بحیثیت مجموعی نشہ تمباکو زیادہ نقصان پہنچانے والی شے نہیں ہے۔ اس لئے تمباکو نوشی کے استعمال سے اکثر و بیشتر عوام خائف نہیں ہوتے ہیں کمسن لڑکے نوجوان افراد اور یہاں تک کہ خواتین بھی تمباکو اور سگریٹ نوشی کے استعمال کو تفریحی مشاغل سمجھتے ہیں۔ ریلوے اسٹیشنوں پر تمباکو کی فروخت سب سے زیادہ ہوتی ہے۔ ہندوستان میں بارہ آنے کمانے والا مزدور تک پیسے دو پیسے کے سگریٹ خرید کر پیتا ہے اسی طرح روزآنہ لاکھوں روپیہ تمباکو نوشی کی فضول نقصان رسان عادت پر سے قربان کر دئے جاتے ہیں لیکن یہ ایک متفقہ [illegible] ہے کہ تمباکو سے زیادہ مضر اور تباہ کن نشہ آور بیہودگی اور کوئی نہیں ہے۔ شراب پینے والا صرف خود کو نہیں اپنے خاندان کو بھی تباہ و برباد کر ڈالتا ہے افیون نوش خود ہی تکلیف کا شکار رہتا ہے اور اس کے اثرات اس کے خاندان والوں تک محدود رہتے ہیں۔ لیکن تمباکو پینے والا اپنے ہمسایہ کو بھی تنگ کر دیتا ہے جو تمباکو نہیں پیتے ہیں جو ہوا ان تمباکو نوشوں کے منہ سے نکلتا ہے وہ پاس بیٹھنے والے افراد کو تک تکلیف دیتا ہے وہ ہوا میں شامل ہو کر سارے ماحول کو تباہ کر ڈالتا ہے

اور کئی امراض کی بنیاد ڈال دیتا ہے۔

بہت سے ماں باپ چارپائی پر لیٹے ہوئے حقہ پیتے رہتے ہیں اور اون کے پاس ہی دو دو مہینہ کے بچے پڑے سوتے رہتے ہیں۔ افسوس کہ اون کو پتہ تک نہیں رہتا کہ اون کے منہ سے نکلا ہوا تمباکو کا زہریلا دھواں ان معصوم اور دودھ پینے والے بچوں کے دل و کلیجہ پر کتنا مہلک اثر کرتا ہے۔ کئی لوگوں کو اور خاص کر کالجوں اور اسکولوں کے طلبا کا یہ خیال ہوتا ہے کہ سگریٹ نوشی میں ہی شان و شوکت ہے وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اگر وہ ایک چھوٹی سی چھڑی ہاتھ میں لے کر سگریٹ منہ میں دبائے شہر کے راستوں پر سے پھریں گے تو انہیں لوگ بڑے اور خاندانی سمجھیں گے اس غلط خیال کی وجہ صرف ناعلمی ہے۔ یعنی سگریٹ نوشی سے اگر انسان دنیا میں بڑائی پاتا تو صرف ایک دو پیسے خرچ کر کے بڑا انسان بن سکتا تھا لیکن یہ محض غلط فہمی ہے۔ سگریٹ نوشی کرنا یا حقہ پینا یا تمباکو کو پان کے ساتھ استعمال کرنا یا تمباکو (ناس کی شکل میں) سونگھنا یہ سب بری عادتیں ہیں۔ آپ کتنے ہی بڑے آدمی کو سگریٹ پیتا ہوا کیوں نہ دیکھیں پھر بھی انکی طرح سگریٹ پینے یا حقہ پینے یا ناس سونگھنے کا خیال ہرگز نہ کیجیے۔ جس طرح شراب میں الکحل نامی زہر ہوتا ہے۔ اسی طرح تمباکو میں نکوٹین نامی زہر ہوا کرتا ہے۔ مشہور ڈاکٹر یم۔ لیٹین لکھتے ہیں کہ نکوٹین کا ایک بوند تک فرش پر گرنے سے پورے کمرے کے ماحول کو زہریلا بنا دیتا ہے۔ قارئین کرام خود آپ خیال فرما سکتے ہیں کہ کئی کمروں کی کیا حالت ہوگی جن میں تمباکو کے دھوئیں کے بادل پھیرتے ہوں۔ ڈاکٹر مینڈلے فرماتے ہیں کہ نکوٹین کے علاوہ تمباکو میں پرسک ایسڈ سلفوریٹڈ ہائیڈروجن اکسائیڈ آف کاربن اور کاربولک ایسڈ وغیرہ ہوتے ہیں اور ثابت ہو چکا ہے کہ یہ تمام زہر ہوا کے ذریعہ ہمارے خون میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اس پر اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ آج کل کی سینکڑوں بیماریاں اس لئے بڑھتی ہیں کہ تمباکو نوشی کا رواج بہت ہی بڑھتا جا رہا ہے اور جو بیچارے تمباکو نوشی نہیں کرتے انہیں بھی زہریلی ہوا نگلنی پڑتی ہے کسی ڈاکٹر نے لکھا ہے کہ جنوبی امریکہ کے ملک پیراگوے میں کثرت سے ہی تمباکو نوشی ہونے کے باعث وہاں کی آبادی گھٹتی جا رہی ہے۔ یم۔ ہنٹن صاحب فرماتے ہیں کہ تمباکو شئے خوردنی نہیں ہے بلکہ ایک مہلک زہر ہے۔ عزیز قارئین میں

یہ عرض مکرر عرض کرتا ہوں کہ اگر آپ تمباکو کھاتے ، پیتے یا سونگھتے نہ ہوں یقیناً وہ آپ کی دانشمندی ہے تمباکو آپ کے جسم میں داخل ہو جاتی ہے اور ہر ایک رگ میں زہر کو پھیلاتی ہے ۔ تمباکو کا خاص کر اعضاء تناسل پر تو بہت ہی تباہ کن اثر ہوتا ہے تمباکو کھانے یا سونگھنے سے دوسروں کو کسی طرح تکلیف نہیں پہنچتی ۔ تمباکو کھانیوالا یا سونگھنے والا خود اپنے صحت کو بگاڑ دیتا ہے ۔ تمباکو کھانے سے نکوٹین سیدھا جسم کے اندر چلا جاتا ہے اور سونگھنے سے ناک کے اندر کی جالیں ہمیشہ زہر پیدا کرتا ہے ۔ جس سے بتدریج سر اور آنکھوں کی رگیں بھی برباد ہو جاتی ہیں ۔

کوکین

کوکین بھی ایک بڑا زہریلہ نشہ ہے ۔ اس سے زناکاری بڑھتی ہے ۔ اور لوگ تھوڑے سے خیالی سرور کے لئے اپنی پوری زندگی کو برباد کر ڈالتے ہیں ۔ اور نشہ کا رواج آج کل شہروں میں بہت ہے ۔ اور کئی شہر تباہ ہوتے جا رہے ہیں سرکار نے ایک قانون کے ذریعہ کوکین کی خرید یا فروخت کو جرم اور شخص مذکور گرفتاری کے قابل قرار دیا ہے ۔ درحقیقت یہ قانون بہت ہی مفید ہے خدا کرے ہمارا ملک نشہ سے نجات پائے ۔

حکومت افغانستان کا زبردست کارنامہ

افیون پر امتناعی احکام

حکومت امریکہ کے شعبہ خارجہ نے افیون کی پیداوار کے تمام ممالک کے نام ایک اپیل جاری کی ہے کہ ــــــــ افیون کی کاشت کو صرف ادویات کے لئے اور سائنٹیفک تجربہ کی حد تک محدود کر دیا جانا چاہیئے۔

حکومت افغانستان نے اس اپیل کو سب سے پہلے خوش آمدید کہا۔ حکومت افغانستان نے افیون پر امتناعی احکام جاری کرکے جو تدابیر اختیار کئے ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ دنیا میں افیون کی بری عادت کو دور کرنے میں بڑی حد تک وہ ممد و معاون ثابت ہوں گے۔

۲۱ مارچ ۱۹۴۵ء سے افغانستان میں افیون کی کاشت ممنوع قرار دیا جانے کے متعلق حکومت نے اعلان شایع کیا ہے۔

در حقیقت افغانستان کی حکومت کی آمدنی پہلے ہی بہت ہی کم ہے۔ ایسے حالات میں افیون کی کاشت کو ممنوع قرار دینے سے حکومت کی آمدنی میں اور بھی کمی ہو جائے گی۔ اس نقصان کو برداشت

۶۰۱۹ ء

رسالہ ترک مسکرات

ماہانہ

اردو، تلنگی، مرہٹی اور کنڑی زبانوں میں شایع کیا جاتا ہے۔
ترک مسکرات سے متعلق مضامین، افسانے، نظمیں اور عالمی خبریں شایع کی جاتی ہیں

سالانہ چندہ صرف عہ ۴ر

تفصیلات کے لئے

جناب معتمد صاحب صدر انجمن ترک مسکرات سے مراسلت فرمائیے

منتخب کلام کا مجموعہ

بزبان اردو ۶ر
بزبان تلنگی ۴ر

دفتر صدر انجمن ترک مسکرات

سے

حاصل فرمائیے

از دفتر صدر انجمن ترک مسکرات حیدرآباد دکن

(رسید حوالگی بیٹہ حاصل کی گئی) رجسٹری ۱۵۱

بخدمت شریف جناب نواب سالار جنگ بہادر

دیوان دیوڑھی حیدرآباد

مطبوعہ: نیو دکن لا رپورٹ شین پریس جام باغ حیدرآباد دکن

رسائل ۵۵۷

رسالۂ ترک مسکرات

جلد ۹ — ماہ بہمن اسفندار سنہ ۱۳۵۴ ف — نمبر ۳ و ۴



شرابی بے ہوش پڑا ہے

بال بچے بھوکے ہیں

صدر نشین

عالیجناب نواب مرزا یار جنگ بہادر چیف جسٹس

نائب صدر نشین

عالیجناب دیوان بہادر ایس۔ آراوامدو اینگار ایم بی ای اڈوکیٹ

اراکان

جناب راجہ بہادر وینکٹ راما ریڈی او بی ای — جناب سی سی پال صاحب او بی ای

ریورنڈ لیف سی سیاکٹ — جناب جسٹس راجہ بہادر شیورناتھ

جناب نواب یٰسین جنگ بہادر — جناب نواب مہدی نواز جنگ بہادر

جناب مولوی سید محمد حسین صاحب جعفری

فہرست مضامین

رسالہ

ترک مسکرات

جلد ۹ نمبر ۳ و ۴

ماہ بہمن و اسفندار ۱۳۴۳ف

سنہری باتیں

آیت — ترجمہ

أَنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَن يُوقِعَ — شیطان یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوے

بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ — سے تم میں دشمنی اور بغض ڈالے اور تم کو خدا کی یاد

فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَن — اور نماز سے روک دے پس کیا تم باز آتے ہو

ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ

أَنتُم مُّنتَهُونَ ۔ مائدہ ع ۱۲

لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَأَنتُمْ سُكَارٰى — نشہ کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ۔

سورہ نساء

قدیم ہندوستان میں نشہ بازی

(ہماری گزشتہ اشاعت سلسوتنتیں "قدیم ہندوستانی مذہبی ادب میں نشیات کی ممانعت" کے عنوان سے ہم نے بتلایا کہ قدیم مذہبی ادب نے نہایت سختی سے نشیات کو ممنوع قرار دیا ہے۔ زیر نظر اشاعت بھی اوسی سلسلہ کی ایک اہم کڑی ہے۔

شراب خواری سے پرہیز کرنا سیاسی پاک بازی تصور کی جاتی تھی۔ ملک کی فلاح و بہبود کے مدنظر سیاست دان طبقہ امراء کے پیش نظر اعلیٰ ترین نصب العین رکھتے تھے۔ اور راجہ امراء سے یہ توقع کی جاتی تھی کہ وہ بعض گناہوں سے جو ویاسناس (x x x x x x x x x x x x x x) کے نام سے موسوم تھے باز رہیں قمار بازی۔ شہوت پرستی۔ (x x x x x x x x x x x x x x x x x) شکار بازی (x x x x x x x x x x x x x x x x x) اور شرابخواری کا مجموعی نام ویاسناس تھا اس گناہ کے چھ وجوہات تھے۔ یعنے کاما (شہوت) کرودھا (غصہ) لوبھا (بخل) موھا (حرص خواہش) مدا (غرور) متسربا (. . . . . .) نے صاف طور پر یہ کہہ دیا ہے کہ صرف کاما یعنے شہوت کی وجہہ سے دس برائیاں پیدا ہوسکتی ہیں۔ یہ برائیاں جوئے بازی۔ شہوت پرستی شراب خواری۔ ناچ ورنگ وغیرہ پر مشتمل ہیں۔ ان عادات کو نہ صرف مسدود ہی کیا گیا بلکہ ان میں سے بعض کو ممنوع قرار دیا گیا۔ قدیم ہندوستان کے مشہور و معروف سیاست دان سکو چاریہ نے بہ حدود شہوت پرستی۔ جوئے بازی اور شراب خواری کو درجہ حقارت کی نگاہوں سے دیکھا ہے۔ اس لئے کہ وہ بدترین برائیوں کی بنا ہوسکتے ہیں۔ کامانڈکا قدیم ہندوستان کی ایک اور اہم ہستی شہوت۔ جوئے بازی شکار بازی اور غصہ کو نہایت قابل حقارت خصائل سمجھتے ہیں۔ وہ شراب خواری کو

سب سے بدترین گناہ قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ :-

"شراب خواری کے برے نتائج یہ ہیں کہ انسان اپنی دولت
کھو دیتا ہے عقل سلیم سے ہاتھ دھو کر پاگل بن جاتا ہے۔
زندہ رہ کر بھی لاش کی طرح دکھلائی دیتا ہے۔ مفلسی میں
مبتلا ہو جاتا ہے۔ ویدوں کے علم سے دست بردار
ہو جاتا ہے بعض اوقات اپنی جان و مال عزیزوں اور دوستوں
کو کھو دیتا ہے۔ شرفاء اوس سے دور رہتے ہیں اور زوال
زندگی میں امراض خبیثہ کا شکار بن جاتا ہے۔"

طبی نقطہ نظر سے مضر ہوتا تھا میریا ( ) اگر گڑ مہوا کی
مرچ اور چند درختوں کے چھلکوں سے تیار ہوتا تھا۔ اور مدھو (. . . . .) جو
اعلیٰ قسم کی شراب مانی جاتی تھی۔ انگور سے تیار کی جاتی تھی۔ ان کے سوا ایک اور شراب
بھی تھی۔ جس کا نام سہاگارا (. . . . .) تھا اور وہ آم کے رس سے
تیار ہوتی تھی۔ ان میں سرا (. . . . . . .) کو مخلوط کیا جاتا تھا جس کی بنا پر وہ
"نشہ" دینے والی شرابیں بن جاتی تھیں۔ شراب کی اون اقسام میں جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے
سیندھی اور دیگر رسوں کو شریک نہیں کیا گیا۔ شراب کی تیاری خواہ وہ کسی قسم کی ہو
نہ ہو عورتوں کے سپرد کی جاتی تھی۔ اس لئے کہ اون کو شراب پینے کی سخت ممانعت تھی بعض
لوگ خیال کرتے ہیں کہ سرا (. . . . .) یعنے شراب قدیم ہندوستان
میں استعمال ہوتی تھی اور رسومات کرنے کے بہانے سے اوس زمانے کے لوگ . .
(. . . . .) کو استعمال کرتے تھے۔ سوما کا ذائقہ نہایت روح خوش
تصور کیا جاتا تھا۔ گو اس میں شک نہیں کہ اس کے پینے سے کچھ خفیف سا نشہ بھی چڑھتا
تھا اس کی تیاری کے اور سرا (. . . . . .) کی تیاری کے خصوصیات
میں بڑا فرق ہے۔

ارتھ شاسترا (. . . . . . .) میں لکھا گیا ہے کہ سرا (. . . . . .
. . .) کے کئی اقسام تھے۔ میدکا (xxxxxxxxxxxxxxxxx) چاول سے تیار
کیا جاتا تھا۔ اسوا (. . . . . .) کو شکر و در شہد سے نکالا جاتا تھا۔ ارشٹا

(. . . . .) کی تیاری میں چند ایسے اجزا شامل ہوتے تھے جن کا اثر ممنوع قرار دینے کے باوجود شراب خواری کا تسلسل اب تک جاری ہے۔ جو انتناعی قوانین نافذ کیے گئے تھے وہ اعلیٰ طبقوں کے لیے ہی تھے نہ کہ ساری قوم کے لیے ۔۔۔ یہ واقعہ ہے کہ قدیم ہندوستان میں مختلف اقوام اور جماعتیں شراب پینے کے عادی تھے۔ جنوبی ہندوستان کے بعض اقوام جو سلطنت کشکندا (. . . . . . .)میں رہتے تھے۔ شراب پیتے تھے۔ راون کی سلطنت لنکا میں اعلیٰ سے لے کر ادنیٰ شراب میں سرشار رہتے تھے۔ جنوبی ہندوستان میں شراب خواری کو درجہ حقارت کی نظر سے دیکھا جاتا تھا۔ تھرو دلووار (. . . . .) کے جونمل باشندوں (. . . . .) مذہبی قائد گزرے ہیں اپنی کتاب کرال (. . . . . .) میں لکھا ہے کہ شرابی اپنی ماں کی نظروں میں بھی حقیر ثابت ہوتا ہے اور شرفا کی نظروں میں اوس کی کچھ بھی وقعت نہیں۔ یہ بے وقوفی کی آخری منزل ہے۔ کہ اپنی کمائی ایک ایسی شئے پر صرف کی جاتی ہے جو انسان کو پاگل بنانے میں کبھی پیچھے نہیں ہٹتی۔ شرابی کی صورت دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ زندہ نہیں بلکہ مردہ ہے نیل (. . . . .) کا ہر ایک فرد خواہ وہ عورت ہو یا مرد شرابخواری میں غرق ہے۔ اس ملک میں نہ صرف شراب ہی استعمال میں لائی جاتی ہے بلکہ سیندھی بھی۔

جنوبی ہندوستان میں سیندھی کشوں کی ایک جماعت قائم ہوئی۔ اور سیندھی فروخت کرنا ایک پیشہ قرار دیا گیا۔ اوس وقت وجیا نگر میں ان سیندھی کشوں کے وجود پر پابندیاں عاید نہیں کی گئیں جس سے پتہ چلتا ہے کہ اس تباہ کن، بدترین پیشہ کو قابل برداشت تصور کیا گیا تھا۔

کلام پاک میں انسان کے طرز زندگی کو اعلیٰ معیار پر پہنچانے کے مقصد سے احکام صادر فرمائے گئے ہیں جن کے مطالعہ سے وہ اپنے عادات و اطوار کو سدھار سکتا ہے۔ مختلف برائیاں جس میں قمار بازی اور شراب خواری شریک ہیں قطعی طور پر ممنوع قرار دیے گئے ہیں۔ خداوند رب العزت نے حضرت پیغمبر

محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ہے کہ وہ (کافر) تم سے شراب وقمار بازی کا مطالبہ کرینگے۔ اول دونوں میں نفع بھی ہے اور نقصان بھی لیکن نقصان بہ نسبت نفع کے زیادہ تر ہے۔

(باب دوم آیت ۲۱۹)

بعد ازاں بایں الفاظ فرمایا گیا "اے مومنو شراب اور قمار بازی اور سنگ تراشی (مورت کا بنانا) اور جادوگری شیطان کے مصروفیات ہیں، اور اون پر لعنت ہے۔ شیطان کا کام صرف یہی ہے کہ انسان اور اس کے خدا میں دشمنی (نفاق) پیدا کرے۔ شراب اور قمار بازی محض خداوند تعالیٰ کی عبادت سے باز رکھتے ہیں بدترین ذرایع ہیں۔

(باب پنجم آیت ۹۱)

عیسائی مذہب میں بھی بے حد شراب خواری تھی۔ جو ممنوع قرار دی گئی گو شراب خواری کی ممانعت نہیں ہے۔ ہر گھر میں مذہبی رسومات کے وقت شراب کا ہونا ضروری تصور کیا جاتا ہے۔

(باب ۲۳ انجیل)

انجیل کے تیسویں باب میں شراب کو ذلیل قرار دیا گیا ہے۔ انتیسویں و بیسویں آیتوں میں بایں الفاظ شراب کو قابل حقارت وملامت قرار دیا گیا۔

کون مایوس ہے؟ کون غمگین ہے؟ کون فساد برپا کرتا ہے؟
کون ہکلاتا ہے؟ اور کون بغیر کسی وجہہ کے زخمی ہو جاتا ہے؟
وہ کون ہے جس کی آنکھیں لال ہوتی ہیں؟
یہ وہی ہیں جو شراب پیتے ہیں شراب ایک ایسی شئے ہے جس پر انسان کی نظر نہیں پڑنی چاہیئے۔ وہ ایسی شئے ہے جو آخر کار سانپ کی طرح کاٹ کھاتی ہے۔

(ترجمہ مولوی محمد عبد الشکور صاحب رضا عثمانیہ)

شراب

جناب مولوی محمد عبدالشکور صاحب شاکر مددگار مدرس مدرسہ ہنگاؤں

شراب خواری ہی خانہ خراب کرتی ہے ؛ یہ آخرت میں بھی جان پر عذاب کرتی ہے

شراب دیسی ہو یا ہو ولایتی مانو.... ؛ یہ ہر طرح جگر و جان خراب کرتی ہے

شراب پینے سے ہوتے ہیں مفلس و محتاج ؛ ہر ایسے شخص پہ دنیا عتاب کرتی ہے

شراب خوار کی کشتی نہ پہونچیگی ساحل ؛ شراب کشتی کو در غرق آب کرتی ہے

شراب خوار سے نیکی کی کیسی ہو امید ؛ شراب نیکی کو مثل حباب کرتی ہے

نہ بھول کر بھی قریب شراب جا شاکر ؛ ذلیل و خوار ہی آخر شراب کرتی ہے

افسانہ

(ا۔ بجد عبدالخالق صاحب ناظر عالمپوری (ضلع رائچور)

—+—

اسلاف کی مٹ گئی نشانی افسوس
سب ہو گئیں باتیں وہ پرانی افسوس
کس سے کہیں اے جذب کہاں تک روئیں
سنتے نہیں وہ رام کہانی افسوس

موضع ۔ ۔ ۔ ۔ تعلقہ عالم پور ضلع رائچور کا چھوٹا سا قصبہ جس کی مردم شماری تقریباً آٹھ سو اور خانہ شماری چھ سو کے لگ بھگ ہوگی۔ اس موضع میں بسنے والے تین طبقات پر مشتمل ہیں پہلے طبقہ کا بیشتر حصہ زراعت پیشہ ہے ۔ دوسرے طبقہ میں معدودے چند تجارت پیشہ ہیں ۔ تیسرے طبقہ میں گداگر و مزدور ہیں ۔ موضع کے تاجر و زمیندار بلحاظ طرز تہذیب و تمدن و مکانوں کی بناوٹ و سجاوٹ کے اعتبار کرتے ہوئے مرزا نظر آتے ہیں ۔ اہل اسلام و اہل ہنود کے تعلقات نہایت ہی خوشگوار ہیں ۔ دونوں کا آپس میں بھائی چارہ ہے ۔ یکدلی و یکجہتی پائی جاتی ہے ۔ اہل اسلام کے ہر ایک کام میں اہل ہنود شریک ہوتے ہیں اور اہل ہنود کی ہر رسم میں اہل اسلام ساتھ دیتے ہیں ۔ بیرونی فضا کے اثرات سے یہ موضع کوسوں دور ہے ۔ بہر حال قابل ستائش و لائق تقلید اتحاد و اتفاق نظر آتا ہے ۔

اس موضع میں ایک گھر اقوام " دھنگر " سے تھا ۔ جو بلحاظ تمول عزت و وقار کی نظروں سے دیکھا جاتا تھا ۔ جائداد منقولہ و غیر منقولہ و نقدی کے اعتبار کرتے ہوئے ایک لاکھ کے قریب تھی باوجود کثیر جائداد رکھتے ہوئے یہ شخص ۔ ۔ ۔ ۔ اپنی شخصیت نہیں بدلا اسی طرز روش کو تادم زیست کاندھے پر کمبل اور ہاتھ میں لٹھ لیئے ہوئے گذارا ۔

اور دارِ فانی سے رخصت ہو چلا۔ اپنا نام رہتی دنیا تک قائم و دائم رکھنے اور روح کو شانتی پہنچانے کے لئے چند ذکور و اناث چھوڑ گیا۔

ہے تو نظر سے گھر سب آرائش ؛ ملتی ہے بڑھاپے میں بہت آسائش
اے جذب جوانوں کا تو کیا ذکر یہاں ؛ بوڑھے کو بھی رہتی ہے یہ کی خواہش

بیکنٹھ باسی کے اہل ذکور میں ایک فرزند . . . . بلحاظ سن بڑا منتظم خاندان کہلاتا تھا۔ باقیہ کم سن و ذی شعور نہ تھے۔ بیکنٹھ باشی نے اپنے حین حیات فرزند کلاں کی کتخدائی نہایت شان و شوکت کے ساتھ کر کے دو ہاتھ کے چار ہاتھ کر دیا بیکنٹھ باشی نے [illegible] آخر تمام جائداد و نقدیات فرزند کلاں کے سپرد کر دیا اور یہ وصیت کی کہ "تمام جائداد کو سنبھالے رکھنا اور چھوٹے بچے و بچیوں کا خیال رکھنا۔ اور شادی بیاہ کر دینا اور اپنی حیثیت [illegible] نہیں بھولنا۔ دولت کے زعم میں مغرور نہ ہو جانا جس طرح میں نے اپنی زندگی دنیا میں گزاری ہے جو تم اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے ہو گزارنا اور [illegible] کوشش کرنا . . دولت لٹ جائے جائداد [illegible] تباہ ہو جائے مگر اپنی ہمت نہیں ہارنا یہ خیال رکھنا کہ دولت و جائداد چلتی پھرتی چھاؤں ہے منٹوں میں آئی اور سکنڈوں میں نظروں سے اوجھل ہو گئی مگر ہمت" بڑی نعمت [illegible] نعمت ہے۔ [illegible] نے کمایا [illegible] پرورش کرنا [illegible] وقت آخر کی نصیحت اپنے دل [illegible] جاگزیں رہے۔ اور نقش [illegible] کا نجر بنا لے . [illegible] آنکھ کو روگ میں بھی چین نہ [illegible] گا اور مرغ بسمل کی طرح تڑپتے رہے گی۔ بیٹے نے عہد و پیمان لیا اور [illegible] کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا تو [illegible] اطمینان کا سانس لیا تمام بچے بچیاں لاش [illegible] دھاڑیں مار مار کر رونے لگیں جب رو رو کر جان ہلکان ہوئی تو تجہیز و تکفین کی فکر ہوئی۔ اور لاش مراسم مذہبی ادا کرتے ہوئے سپرد خاک کر دی گئی۔

ہشیار کہ ہر دم ہے کھڑی [illegible] اجل
مطلوب ہے باتوں کے عوض حسن عمل

ہاں وقت عمل یہی ہے ورنہ اے جذب
جائے گی کسی روز یہ جان تن سے نکل

فرزند کلاں . . . تعلیم یافتہ نہ تھا مگر بقدر ضرورت کچھ لکھا پڑھا

فرور تھا۔ جب دولت کو گھر کے چاروں طرف بکھرا پایا تو پھولے نہ سمایا۔ شہد کی مکھیاں یعنی دوست احباب جمع ہونے لگے۔ لذت مسکرات چاشنی بتا کی موجودگی میں اپنا گنبد بنا چکی تھی۔ مگر ظاہر انہ تھی۔ اب کیا تھا جو ضعیف و ناتواں تھے وہ بھی ٹوٹ چکے تھے۔ اب کھلم کھلا میدان صاف ہوگیا۔ دوست و احباب کا جم غفیر مے نوشی رنگ کا پیمانہ سے چھلکنا نشہ پر نشہ چڑھانا۔ جہاں بنڈی سیندھی کی نظر آئی فوراً روک دی گئی۔ دوستوں و دشمنوں نے تعریف کے پل باندھنا شروع کر دئے اور مزے اڑانے لگے۔ شراب کا شیشہ کہیں لے جاتے ہوئے نظر آیا۔ جبراً و قہراً چھین کر قیمت ادا کر دی جاتی اور کہا جاتا کہ "بھائی" جاؤ۔ تمہیں کیا نقصان ہو رہا ہے ۱۰ روپیہ کی شراب ہے تمہیں بائیس روپیہ دئے جا رہے ہیں۔ اتنے لوگوں کو ترسا کر تمہیں شراب لے جانے میں کیا ثواب ملے گا۔ عیش و آرام کے لئے ہم لوگ پیدا ہوتے ہیں۔ لذت و لطف اٹھانے دو۔ کچھ لوگ دور اندیش بھی تھے کہ آئندہ کچھ قرض ملے گا۔ اور مروت و مودت باقی رہے گی۔ اور منھ مانگی مراد بر آئے گی۔ اس۔ سیندھی شراب خوشی خوشی پیش کر دیتے تھے

مختاری ہو دولت ہو جہالت ہو ہو شباب
ان میں سے ہر ایک چیز ہے وجہ عذاب
سب چیزیں اگر خوبی قسمت سے ہوں جمع
پھر تو اسے جذب بیت اس کی مٹی ہے خراب

نوجوان مال سے مدہوش مستقبل سے بے خبر رات اور دن یہی مشغلہ رہا اور بڑھتا گیا۔ زراعتی کاروبار ہوا باشند آبائی پیشہ کوسوں دور۔ نہ بھائی بہنوں کا خیال نہ ماں کا رخ۔ نہ بیوی بچوں کا دھیان۔ آبادی سے باہر خوشامدی دوستوں کا ہجوم نشہ آور اشیاء سامنے موجود رنڈیوں کا ناچنا دکھانا عجب سماں ۔ اکثر و بیشتر خوشامدی جمع ہو کر نے اور خوشامد کی باتیں کر کے اپنا الو سیدھا کر لیا کرتے تھے۔ سینما ناٹکوں میں مدعو کرتے۔ ایک شخص نہیں بلکہ کئی لوگ دامن پکڑے ساتھ ہو لیتے سچ ہے

دولہے کے دم کے ساتھ مزا ہے برات کا

اس طرح بے دریغ روپیہ برباد و تباہ ہونے لگا۔ کسی شخص نے سوال کیا جہاں تک

ہوسکے اس کو پورا کرنے کی سعی کی جاتی ۔ دولت مند لوگ غریب کا ساتھ نہ دیں تو کون ظاہرا
چاپلوسی کی باتیں زمین کے ارد گرد پھرا کر اور زمین سے اوپر معلق لے جاکر اپنی آرزو تکمیل
کر لیتے ۔ پیٹھ پیچھے کہتے کہ " کیسا بدبخت و ناہنجار ہے روپیہ پیسہ کو دوسروں کے ہاتھ دینے
میں پیچھے نہیں ہٹتا ۔ کوئی کہتا کہ ارے وہ کیا کمایا ہے ۔ نہ پسینا ٹپکا نہ جسمانی مشقت ہوئی بزرگوں
کا اندوختہ ان لوگوں نے بھی کتنے لوگوں کا خون چوس کر دولت کو اکٹھا کیا ہوگا ۔ وہ لوگ جمع کرکے
نہ خود کھائے نہ پیئے ۔ نہ دوسروں کو دیتے ۔ دنیا سے چل بسے ۔ یہ شخص اس کا بدلا چکا
رہا ہے " کسی شخص کے کہنے و صلاح نیک کا اثر نہیں ہوتا تھا ۔ روزانہ انواع و اقسام کے لوازمات
سے دسترخوان تیار ہوتا ۔ رنڈیوں کے مجرے ۔ دوستوں کی خوشامد اور خوشامدیوں کی تعریف
و توصیف ۔ بچارے ناعاقبت اندیش کو آ تو بنا رہی تھی ۔ الفاظ خوشامد ۔ تعریفی کلمات کسی وقت بھی
غور کرنے کا موقع نہیں ملتا تھا ۔ وہ دولت کے گھمنڈ و نشہ میں مخمور ہوکر بوجہ کم سنی و کم بھی
کبر و نخوت میں ڈوبا ہوا ۔ اپنے اور نہ پرائے کا خیال کرتا ۔ ہر وقت مست ہاتھی و شتر بے مہار
کی طرح پھرا کرتا ۔ آئے دن دولت کا تباہ و برباد ہونا ۔ زمانہ ماضی کو بھول کر خطرناک مستقبل کو
پیش آمدید کہنا ۔ کبر سن کے ہمدرد و اشخاص کو برا معلوم ہونے لگا تو چند دردمند موضع کے
لوگ اس کے پاس پہنچے اور زمانے کے نشیب و فراز سے واقف و چشم دید مناظر دیکھے ہوئے
کئی مثالوں سے آگاہ کیا ۔ مگر کہاں نکبت و افلاس کی سفید چادر پر نصیحت آمیز و اچھی باتوں کی
گلکاری کا رنگ اس پر کچھ اثر نہ کرسکا ۔ اس تفہیم و انہام کا برعکس اثر ہونے لگا ۔ چار سال کے
اندر جس کو اصطلاحی لفظوں میں "لکشمی" کہتے ہیں بے رخ ہو کر کبھی بھولے سے بھی دولت مند
کے چہرے کو دیکھنا گوارا نہ کیا ۔ لکشمی کا منھ موڑنا کیا ہوا ۔ گھر کے ہر ایک اشیا بھی مالک
سے بیزار ہو کر دم دبا کر بھاگنے لگے جبکہ دم سے تمام ظہور تھا ۔ جس کے بل بوتے پر
ہر چیز اترائی و اٹکھیلیاں کرتی تھیں وہ دم بخود ہوگئیں اور مکان سے سرکنے لگیں ۔
اخراجات کے لئے روپیہ نہیں رہا ۔ پریشان ہوگیا ۔ قرضہ لینے کی فکر دامنگیر ہوگئی ۔ دیگر
بھائی بہنوں نے دیکھا کہ بڑے بھائی کی حالت بد سے بدتر ہو رہی ہے ۔ افلاس اپنا
منھ پھیلائے سامنے کھڑی ہے دیکھا نہ گیا " یا شیخ اپنا اپنا منھ دیکھ " پر کاربند ہوگئے
حصہ شاستری و تصفیہ نجات پر آمادہ ہوئے ۔ بالآخر جائداد دھرم شاستر کی رو سے تقسیم
ہوگئی ۔ ہر شخص اپنی جائداد کا حصہ لے کر علحدہ سکونت اختیار کیا ۔ اور بزرگوں کی نصیحت پر عمل

کرکے خوش وخرم رہنے لگے۔

—————— (۵) ——————

قبضہ سے نکل جاتی ہے جس کے دولت
ہوتی نہیں دنیا میں پھر اوس کی عزت
لیتا نہیں۔ سونگھتا نہیں۔ کوئی اُسے
ہو جاتا ہے پھول جس گھڑی بے نکہت

واقعہ کا ہیرو جس کا دل سیاہ نصیحت کو دور۔ فضیحت کو قریب۔ مستقبل کو تاریک اہل وعیال کی بربادی وتباہی کا پیش خیمہ کرنے کا بیڑا اٹھالیا تھا۔ تھوڑے ہی عرصہ میں گھوڑے وجانور وگھریلو سامان اندرونی طور پر فروخت ورہن ہونے لگے۔ اہل وعیال کو میکہ روانہ کردیا۔ کہ برا وقت دیکھنے نہ پائے۔ دوطائف نے دیکھا کہ نحوست کی ہوا چہرے پر تھپیڑا کیں مار رہی ہے۔ دولت اور ظاہرا شان کا صفایا ہوگیا ہے خود بھی دولت کا صفایا کرنے رہا اور مال ومتاع لے کر ایسے وقت جبکہ وہ بیہوشی کے عالم میں مست شراب میں پڑا ہوا تھا۔ بلا کسی اطلاع کے راتوں رات گھر سے دوامی نمسکار کرکے چل دیں۔ شب کا کچھ حصہ گزرنے کے بعد جب نشہ رفو چکر ہوگئی۔ اٹھا۔ دیکھا۔ گھر میں کوئی نہ تھا باہر نہ نوکر چاکر۔ ہمسایوں کو پکارا۔ نہ جواب دیئے اور نہ گھر تک آنے کی زحمت گوارا کی۔ یوں تو اچھے کے ساتھی بنتے۔ جب وقت پڑا تو کوئی نہیں بے کسی وبے بسی میں شب بیداری کی جب صبح نمودار ہوئی۔ عرض حال پوچھنے والا کوئی نہ آیا بھائی بہنوں کو بوجہہ مخاصمت ومخالفت کوئی ہمدردی نہ تھی۔ گھر کی چار دیواری بھی کاٹنے کھانے لگی جن لوگوں کے پاس جائداد رہن رکھ کر روپیہ لیا تھا وہ تقاضا کرنے لگے تو تسلی ودلاسا دلایا گیا۔ مگر باہر نکل کر کسی کے سامنے منھ بتلانے وبات چیت کرنا اچھا نظر نہ آیا تو گھر کی چار دیواری کے قلعہ میں اپنے آپ کو قید کردیا۔ تنہا چھاتی پر صبر کی سل شکم پر فاقہ کے پہاڑ رکھ کر اپنی پچھلی زندگی کا جائزہ لینے لگا۔ سوائے پچھتانے وکف افسوس ملنے کے کوئی چارہ کار نہ تھا۔ افعال ماضی پر طائرانہ نظر ڈالی گئی۔ اندوختہ کی تباہی وبربادی کا فلم پردۂ بصارت پر مصنوعی تماشہ دکھلاتے ہوئے اپنا پارٹ ختم کر رہا تھا۔ انہیں تصورات میں غوطہ زن ہوکر تفکرات کے سمندر میں اپنے آپ کو ڈبو دیا۔ اولالعزمی وثابت قدمی۔ استقلال سے آنے والے مصائب ونوائب کو جھیلنا۔ اور ہمت سے کام لیتا۔ سینہ سپر ہو جاتا۔ بچی کچی جائداد کو غنیمت جان کر پدر بزرگوار کی

آخری وصیت پر کاربند ہو کر اپنے خاندان و بزرگان ملت کے نام کو برقرار رکھتے ہوئے صبر و شکر کے ساتھ اپنے کاروبار چلاتا تو یقین تھا کہ کسی کے مقسوم سے یا کسی کے دعا کی تاثیر سے پھر دہن و دولت عود کر جاتی سابقہ کاروبار جاری و ساری رہتے۔ ؎

خاک کی مٹی بھی ہے اور خاک کی اکسیر بھی

لازم و ملزوم ہے تقدیر بھی تدبیر بھی

مگر شراب خانہ خراب سے دل و دماغ میں نہ سوچنے کی صلاحیت ہوتی ہے اور نہ عمل کی سکت۔ اس تباہ کار کو تو بربادی کمل ہی سے مسرت و اطمینان ہوتا ہے۔ پھر قدرت کو بھی ایک عبرت انگیز نمونہ بنانا تھا۔ دولت کس طرح آئی اور کس طرح چلی گئی۔ بتلانا منظور تھا۔ دولت کے لئے کن امور کے احتیاط کی ضرورت ہے۔ اور کن امور کے احتراز کرنے سے ساتھ دیتی ہے چنانچہ یہی ہوا کل کا امیر آج کا مفلس نوجوان جو ہمیشہ نشہ اور چیزوں میں مخمور اہل و عیال سے بے اعتنا بزرگوں کی وصیت و نصیحت کو پس پشت ڈالکر بیسواؤں کے ساتھ رنگ رلیاں کرنا خوشامدی دوستوں کی خوشامد پر اتراتا تھا آخر ایک دن بھگوان کی یاد۔ دیر ار تھنا کرتے ہوئے ایک خاص خیال میں دن گزارا اور شب کا کچھ حصہ گزار کر اس مسرت گاہ سے جو آج ماتم کدہ ہے نمسکار و شرنارتی کرتے ہوئے وداع ہو کر موضع کی در و دیوار پر حسرت ناک نظر ڈالتے ہوئے جنگل کا راستہ لیا اور ایک درخت کے موٹے تنے پر لٹکا کر پھانسی لے لیا۔ اوس کی لٹکتی ہوئی نعش پر بے کسی چھائی ہوئی تھی جس کے اشارے پر ہر عیش کا سامان مہیا ہو جاتا تھا۔ جس پر دوستوں کی جانیں قربان ہوتی تھیں۔ جس کے اطراف دوستوں کا ریل پیل رہتا تھا۔ شراب اور صرف شراب کو منھ لگانے کا یہ عبرت ناک انجام ہے۔ آج اوس کی بے گور و کفن لاش جنگلی درندوں کی چیر پھاڑ میں ریزہ ریزہ و پرزہ پرزہ ہو رہی ہے۔ اس نوجوان کی عبرت ناک موت ملک کے ہر نوجوان کے لئے پیغام عبرت اور ایک درس موعظت ہے۔ دوستو" شراب سے اسطرح ڈرو۔ جس طرح آگ سے دھکتے شعلوں سے سمندر کے طوفان سے ناگ کے زہر اور بجلی کے اثر سے ڈرتے ہو۔ ۔ ۔ ۔ "

قسمت پہ شاکر ہے وہ فرزانہ ؛ کیوں شمع تو نکر کا بنے پروانہ ؎

مئے خم سے بھریں یا کہ صراحی سے بھریں ؛ بدلے گا نہ قسمت کا مگر پیمانہ

خواتین اور تحریک امتناع مسکرات

یہ امر نہایت درجہ افسوس کے قابل ہے کہ امتناع مسکرات جیسی نیک تحریک میں عام خواتین ——— جو اہمیت رکھتی ہیں بلکہ تعلیم یافتہ خواتین کو بھی جس قدر احساس ہونا چاہیے اتنا نہیں ہوا ہے۔

امریکہ میں تحریک ترک مسکرات کی ابتدا خواتین نے ہی کی ہے اور نیز اس خصوص میں کئی رکاوٹوں کو ہمت اور ثابت قدمی سے دور کرتے ہوئے امریکہ کی سیاسیات کے مقابلہ میں اس کو باستقلال جاری رکھا۔ دونوں کام وہاں کی خواتین ہی نے کامیابی کے ساتھ انجام دی ہیں۔ ۱۸۷۳ء میں امریکہ کے اوہیو (Ohio) کے ہلس برو (Hillsboro) نامی ایک چھوٹے سے شہر میں تقریباً ـــ خواتین ایک عبادت گاہ میں جمع ہوئیں اور بعد حمد انہوں نے مجموعی طور پر اپنے شہر کے شراب کی دوکانوں کے مالکوں کو شراب فروخت نہ کرنے کی استدعا کی۔ اس دن چند دوکان داروں نے آیندہ کبھی بھی شراب فروخت نہ کرنے کا وعدہ بھی کیا۔ چنانچہ اس قسم کی ابتدا ہونے کے بعد اس ملک کی خواتین نے بھی مذہبیاً ایک ہو کر تحریک امتناع مسکرات بڑے پیمانہ پر کس طرح کامیاب کر دکھائی یہ از سر نو تفصیلاً بیان کرنے کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔ البتہ چند امریکی کتابوں میں وہ واقعات درج کئے گئے ہیں ان کا مطالعہ کرنے کی ہم قارئین سے درخواست کرتے ہیں۔

ہندوستانی خواتین

خواہ شوہر امیر ہو یا غریب ہو یا گھر میں فاقہ ہو یا ہم مفلس ہوں شوہر شراب بے حد پی کر گھر آئے اور بیوی بچوں کو ناحق جانور جیسا مارے پیٹے پھر بھی ہمارے ملک کی خواتین محض اپنی بدقسمتی پر روتی ہیں۔ اور رہ کر تکلیف و رنج سہتی ہیں کئی واقعات ایسے پیش آئے ہیں کہ

شراب پی کر بدمست ہونے والے شوہر کی مار پیٹ کی وجہ وہ اس دنیا سے رخصت ہوجاتی ہیں۔ اون کے صبر ووفاداری کی وہ اپنے شوہر کے متعلق رکھتی ہیں تعریف کرنے کے لیئے زبان قاصر ہے۔ لیکن جب تک شراب نوشی جیسی خطرناک عادت رکھنے والے شوہروں کو وفادار خواتین زدوکوب کرکے گھر سے باہر نہ کرینگے اس وقت تک یہ خوف ناک عادت شرافت کا دکھاوا کرنے والے سماج سے خارج ہونا نہایت دشوار ہے

شادی شدہ شخص اگر نشہ باز ہوجائے تو کچھ حد تک اس کی ذمہ داری اس کی بیوی پر ہوا کرتی ہے۔ مشہور گرڈکری انجہانی کی تمثیل "ایک سپاہی" کا ہیرو (سدھاکر) ایک شریف خاندان کا رکن تھا۔ سرکاری دفتر میں اوس کی بے عزتی ہونے کے باعث وہ حد درجہ ناراض ہوا۔ وہ بالکل بے چین ہوا اور اوس حالت میں اوسے اون کے دوست کا شراب نوشی کا مشورہ ماننے اور عمل میں لانے کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں دکھائی دیا۔ اس لیئے اوس نے صرف ایک ہی مرتبہ پینے کا ارادہ رکھتے ہوے ایک پیالہ بھر شراب پی لیا۔ لیکن اس ایک پیالہ نے اس کے جان ومال وعزت وآبرو بیوی وبچہ نیز سب کچھ کی بربادی کس طرح کرلی یہ تمام قصہ یہاں پر بیان کرلے کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔

متذکرہ واقعات میں قابل غور امر یہی ہے کہ جس وقت سدھاکر کی حالت بالکل بے چین تھی اس وقت اوس کی محبوبہ بیوی سندھو اس کے پاس نہ تھی وہ اپنے ماں باپ کے گھر گئی ہوئی تھی۔ وہ اگر اوس کے پاس ہوتی تو وہ یقیناً غصہ سے پاگل بنے ہوے سدھاکر کے دل کو کسی نہ کسی طرح تسلی دی ہوتی اور شاید اس کے بعد شراب نوشی کی خطرناک عادت کا شکار بننے کا غم ناک واقعہ ہی نہیں پیش آتا۔

یہ ایک ایسے شخص کی مثال ہے جو ایک تمثیل میں پیش کیا گیا ہے۔ لیکن یہ دراصل حقیقت ہے۔ اس مثال پر سے واضح ہوگا کہ خواتین خود کیا اہمیت رکھتی ہیں۔

ہر ایک خاتون کو چاہیئے کہ وہ اپنے شوہر کو نشہ بازی جیسی بری اور خطرناک عادت کا شکار نہ ہونے دے۔ مردوں کو اپنی طرف راغب کرنے کی کشش فطرتاً عورتوں میں بدرجہ اتم پائی جاتی ہے۔ لیکن ان کی اس کشش کا واجبی اور زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا یہ خواتین کا فریضہ ہے۔ اس "نعمت" (راغب کرنے کی کشش) سے فائدہ اٹھاکر اون کو چاہیے کہ وہ

مردوں کو راہ راست پر لائیں۔

حد درجہ کے نشہ بازوں کو چھوڑ دیجئے لیکن جو شخص شراب نوش ہوتے ہیں ابھی اس عادت بد کا کلیتہً شکار نہ ہوا ہو اس کو اس ام الخبائث کے پنجے سے نجات دلانا خواتین کے لئے ممکن ہوا کرتا ہے۔ لیکن یہ انھیں بڑی دانش مندی سے کرنا ہوگا۔

امید کہ متذکرہ خیالات خواہ وہ کتنے ہی معمولی اور سادہ ہوں میری ماں بہنوں کو پسند آئیں گے۔ آخر میں عوام کی بہبودی کے لئے جاری کردہ ترک مسکرات کی اس نیک تحریک میں اگر وہ غیر معمولی حصہ لیں اور اس کو ہمت اور دانش مندی سے چلائیں تو مسکرات کا استعمال پورے طور پر ترک کئے جانے کا دن اس ملک میں ضرور اور جلد آئے گا۔ ایسی توقع رکھتے ہوئے اس مختصر مضمون کو یہیں ختم کرتا ہوں

(اصل مضمون مرہٹی زبان میں ہے جس کو مسٹر ڈی۔ تلک بی اے نے ترجمہ کیا ہے)

نظم

عزیز جناب نواب عزیز یار جنگ بہادر

--:--

صحرائے خباثت کا وہ سفینہ مے ہے ؛ دریائے ضلالت کا سفینہ مے ہے
ہر دور میں ساغر کے ہے دور کلفت ؛ ادبار و فلاکت کا خزینہ مے ہے

مے زہر کا پیالہ ہے ذرا یاد رہے ؛ اس دال میں کالا ہے ذرا یاد رہے
مے خوار سمجھتے ہیں جسے بنت عنب ؛ شیطان کی خالہ ہے ذرا یاد رہے۔

سنہری سیب ..... یا ..... کچھہ نونہالان وطن سے .....!

(سنہری سیب کے دلچسپ انگریزی قصہ کو اردو لباس
میں پیش کیا گیا ہے)

"فیروزہ" نہایت خوبصورت لڑکی تھی۔ وہ توانا جسم کی چاق و چوبند لڑکی تھی اور نہ صرف دوڑنے میں اپنی ہجولیوں سے سبقت لے جاتی بلکہ ہم عمر لڑکوں کو بھی نیچا دکھاتی۔ جب وہ بڑی ہوئی تو بہت سے نوجوان اوس سے شادی کے خواستگار ہوئے لیکن فیروزہ اون میں سے کسی کے ساتھ بھی شادی کرنا پسند نہیں کرتی تھی۔ وہ ساری عمر "کنواری" رہنا چاہتی تھی لیکن اوس کے خواستگار نوجوانوں نے اوس کو کچھہ اس طرح پریشان کر رکھا تھا کہ وہ حیران تھی کہ وہ کیا کرے بالآخر اوس نے ایک "ترکیب" سوچ لیا کہ کس طرح اون سے چھٹکارا حاصل کیا جائے۔ اون تمام افراد کے سامنے اوس نے یہ شرط پیش کی کہ جو بھی اوس کے مقابلہ میں دوڑنے میں کامیابی پہلے حاصل کرے گا اوس کے ساتھ وہ شادی کرے گی۔ چونکہ اوس کو اپنی مسابقتی توانائی پر کافی اعتماد تھا اس لئے اوس نے یہ بھی اعلان کر دیا کہ وہ دوڑ کے ابتداء میں دوسروں کے بہ نسبت چند قدم پیچھے رہ کر مقابلہ کرے گی۔

اس میں کچھہ شک نہیں وہ بہت ہی قبول صورت اور توانا جسم عورت تھی لیکن سنگدل بھی تھی۔ دوڑ کے مقابلہ میں وہ اپنے ساتھ ایک تیر بھی لائی تھی جب وہ نوجوانوں کے مقابلہ میں کامیاب ہوئی تو وہ اپنے ہر ایک خواستگار کو نشانۂ تیر بنا دیتی۔ اس پر بھی نوجوان مقابلہ میں آتے اور ہر ایک یہی تصور کرتا کہ خوبصورت فیروزہ کو جیتنے کا یہ آخری موقع ہے۔ بہت سے نوجوان اوس کے تیر کا نشانہ بن چکے" اس پر بھی آخر کار ایک نوجوان "سہراب" قسمت آزمائی کے لئے کھڑا ہو گیا ــــ

اوس نے خطرہ کو محسوس کیا "دیوتائے حسن" کی امداد کا طالب ہوا۔ "دیوتائے حسن" کو اوس پر رحم آگیا اور اوس نے تین سنہری سیب اوس کو باغ فردوس سے دئے اور ہدایت کی کہ

دوران مسابقت میں ان سیبوں کو یکے بعد دیگرے گراتا جائے۔

"دوڑ کا مقابلہ" شروع ہوا اور اوس کو بھی اوسی طریقہ پر دوڑ کی ابتدا دی گئی جیسے کہ دوسروں کو اس سے پہلے چند قدم آگے فاصلہ سے دوڑنے کی اجازت دی گئی تھی۔ ابھی دوڑ شروع ہوتی ہی تھی کہ فیروزہ کی تیز چاپ سہراب کے بالکل قریب محسوس ہونے لگی۔ اوس نے ایک سیب نیچے گرادیا۔ اور اپنے دوڑ کو تیز تر کردیا۔ فیروزہ کو اپنی کامیابی کا اس قدر یقین تھا کہ وہ نیچے جھکی اور سیب کو اٹھا لیا۔ وہ بہت پیچھے رہ گئی تھی مگر اوس کے لئے یہ فاصلہ کچھ زیادہ نہ تھا اور فوراً ہی اوس نے اپنے مقابل کو آدبوچا۔ سہراب نے پھر ایک مرتبہ محسوس کیا کہ فیروزہ سبقت لے جارہی ہے دوسرا سیب بھی نیچے گرادیا۔ فیروزہ یہ کہتے ہوئے دوسرا سیب اٹھانے جھکی کہ یہ فاصلہ بھی طے کرلونگی . . . . . . وہ منزل مقصود سے بہت قریب تھے کہ سہراب نے آخری قیمتی سیب بھی نیچے چھوڑ دیا۔ اس مرتبہ فیروزہ نے محسوس کیا کہ اسکے لئے ٹھہرنا خطرے سے خالی نہیں ہے "تاہم وہ "سیب" کو اس طرح زمین پر پڑا نہیں رہنے دینا چاہتی تھی وہ عجیب و غریب سیب جو باغ خلد کی پیداوار تھا . . . . . .

وہ ٹھہر گئی اور اوس نے خطرہ مول لیا۔ جھکی اور سیب کو اٹھا لیا اور اس قدر تیز دوڑنے لگی کہ وہ اپنی زندگی میں اتنا تیز کبھی نہیں دوڑی تھی۔

لیکن وہ مقابلہ میں ناکامیاب ہوئی۔ سہراب نے بازی جیت لی اور فیروزہ کو شکست ہوئی۔ اوس کو سہراب کے ساتھ اپنی مرضی کے خلاف اپنے قول کی پابندی میں شادی . . . . . . شادی کرلینی پڑی . . . . . . !

یہ نہایت درجہ غور طلب امر ہے کہ فیروزہ نے اپنی معمولی سی غلطی سے بازی ہار دیا۔ یہ واقعہ ہے کہ اوس کے درمیان کوئی حادثہ یا واقعہ پیش نہیں آیا اور نہ دشمنی نے اوس کو نیچا دکھایا بلکہ وہ خود اپنی منزل مقصود کے مقابلہ میں سد راہ ہوئی اگر وہ اپنے اصل مقصد کو چھوڑکر سیب کو اٹھانے کی خاطر نہ رکتی تو وہ ضرور اوس نوجوان سہراب کو نیچا دکھاتی لیکن محض اپنی غلطی کی وجہ وہ مقابلہ میں کامیاب نہ ہوسکی . . . . یہ محض چند لمحوں کی غفلت کا نتیجہ ہے کہ اوس کو پوری زندگی کی بازی ہار دینی پڑی۔

یہ مسئلہ بہت غور اور فکر کا محتاج ہے کہ ہم سب کے سب زندگی کی دوڑ میں لگے ہوتے ہیں۔ یہ زندگی کی دوڑ دنیا کی تمام دوڑوں سے زیادہ اہم اور قیمتی ہے۔ مدیران قوم

اور بزرگان ملت کی زندگیاں ہمارے لئے شمع ہدایت ہیں۔ دنیا میں بڑے بڑے فلسفی۔ ڈاکٹر وکیل۔ انجنیر۔ صناع اور تاجر گذرے ہیں جنھوں نے نیک نیتی۔ راہ صداقت سے اپنی زندگی بسر کیا۔ اور ابتداً ثابت قدمی کے ساتھ زندگی کا مقابلہ کیا اور مشکلات کو پاٹ دیا ہے۔ کوئی تو اوس کو "مقابلہ" کہتے ہیں اور کوئی "زندگی کی دوڑ" لیکن اچھے کردار اور قوت عمل کے ساتھ بازی جیتی جاتی ہے۔ بدعادتوں سے پرہیز کرنا ہی ساری کامیابی کا راز ہے اور آج نہیں تو کل ہماری نئی پود کو بھی زندگی کی دوڑ میں مقابلہ کرنا پڑے گا۔

پہلے مثالاً ہم تبلاتے دیتے ہیں کہ مقابلہ یا زندگی کی دوڑ کیا ہے۔ فرض کیجئے کہ ایک لڑکا ڈاکٹر بننا چاہتا ہے۔ اس میں کوئی کلام نہیں یہ ایک بہت اچھا پیشہ ہے لیکن ایک ڈاکٹر بننے کے لئے بہت ہی محنت کی ضرورت ہے۔ دل و دماغ کو تازہ اور اپنے اعضا کو طاقت ور اور مستعد رکھنا پڑتا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ ڈاکٹر کا دل اور جسم تروتازہ اور پاک ہونا چاہیئے سب لوگ اچھے ڈاکٹروں کی قدر کرتے ہیں جو اچھے ڈاکٹر ہوتے ہیں اون کے پاس زیادہ مریض علاج کے لئے آتے ہیں۔ اس کے باوجود بھی پیشہ میں بعض ڈاکٹر کامیاب ہوتے ہیں اور بعض ناکامیاب . . . . ۔ کیونکہ یہ بھی ایک ریس یعنے "زندگی کی دوڑ" ہی ہے۔ اس لئے جو زیادہ کوشش کرتے ہیں اور درمیان میں اپنی توجہات کو منتشر ہونے نہیں دیتے وہی کامیاب ہوتے ہیں۔ یہی حال پیشہ وکالت کا بھی ہے۔ اسی طرح تاجر جو نیک دل اور ایماندار ہوتے ہیں اور کوشش کرتے ہیں اون کے پاس زیادہ گاہک ہوتے ہیں۔ یہ بھی ایک "زندگی کا مقابلہ" ہی ہے۔

ہر فرد بشر کے لئے یہ ضروری ہے کہ جب وہ ہوش سنبھالے تو وہ اپنی زندگی کا کوئی نصب العین بنالے۔

نوجوان ڈاکٹر۔ وکیل۔ انجنیر۔ صناع تاجر اور سیاح یا فوجی عہدہ دار بننا چاہیں تو اون کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنی کوشش اور محنت سے زندگی کے میدان میں کامیابی و کامرانی حاصل کریں۔ کوئی بھی اوس وقت تک اپنے مقاصد میں کامیاب نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ تمام بری عادتوں سے پرہیز نہ کرے اس لئے کہ

ہر ایک بری عادت زندگی کی راہ میں سد راہ ہوجاتی ہے۔ وہ خراب عادتیں ہیں جو کہ کروڑہا افراد قوم کو تباہ کرڈالتی ہیں۔ اس لئے ہم محبان وطن اور بالخصوص نونہالان ملک سے

اس مسئلہ پر غور وفکر کے لئے انتخاب کرتے ہیں کہ اگر کسی مقصد میں کامیاب ہونا چاہیں تو یہ ضروری ہے کہ بری عادتوں سے اجتناب کریں ۔ یہ تباہ کرنے والی عادتیں "شراب نوشی" اور سگریٹ نوشی (تمباکو کا استعمال) ہیں اس میں شک نہیں ان دونوں میں پینے کی عادت بہت بدترین عادت ہے لیکن سگریٹ (تمباکو نوشی) پینے کی عادت ایک ایسی لت ہے جو ایک نونہال یا نوجوان کو اوس کے آئندہ درخشان مستقبل سے محروم کر دیتی ہے ۔

بہت سے لڑکے محض اس لئے زندگی میں ناکامیاب ہوتے ہیں کہ وہ سگریٹ نوشی کی بری عادت میں مبتلا ہو گئے ہیں بہت سے افراد اس کو مہمل یا مغالطہ سمجھیں گے کہ یہ کس طرح ممکن ہے کہ محض سگریٹ پینے سے انسان زندگی کی دوڑ میں ناکامیاب رہ سکتا ہے ۔ ذرا غور سے اس طرف توجہ فرمائی جائے تو معلوم ہوگا کہ آج تو ایک سگریٹ پینے کی عادت ہے کل ڈبوں پر جا کر ختم ہوگی اور وہ کثرت تمباکو نوشی کا اثر انسان کے "جسمانی اعضا" کو "نشو ونما" سے روک دیتا ہے عقلی دماغی اور جسمانی ترقیاں ٹھہر کر رہ جاتی ہیں ۔ قوت فیصلہ اور فکر مجہول ہو جاتی ہے اور رفتہ رفتہ انسان لاغر، کمزور یا اپاہج ہو جاتا ہے اس لئے کہ تمباکو میں زہر نکوٹین شامل رہتی ہے جو انسان کے اعضاء اور دل پر حملہ کر دیتی ہے ۔ حقیقت یہ ہے کہ تھوڑی سی بری چیز کو تھوڑی سمجھنا بڑی بھاری غلطی ہے اس لئے کہ یہی ایک طوفان برپا کر دیتی ہے اور انسان کو بیکار اور نکما کر دیتی ہے جس طرح ابھی ابھی فیروزہ کا حال ہم نے دیکھا کہ معمولی سی لغزش کی بدولت اس کو اپنے مقصد کی ہار ماننی پڑی اور اپنے کنوارے پن کی زندگی کے نصب العین سے ہاتھ دھونا پڑا ایسی حال زندگی کے ہر ایک مقابلہ کا ہے ۔

امریکہ کے ایک شہر کا واقعہ ہے کہ وہاں ٹرامس اور موٹروں پر سگریٹ پینے والے بچوں اور مردوں کو ملازم نہیں رکھا جاتا ہے ۔ اس لئے کہ ان کو غیر محفوظ اور خطرناک سمجھا جاتا ہے اور ایسے ناسمجھ آدمی موٹر چلانے کے قابل نہیں سمجھے جاتے ایسے آدمیوں سے مسافروں کو ضرر یا موت کا اندیشہ لگا رہتا ہے ۔ بالآخر ان کو ملازمت سے مایوس واپس لوٹنا پڑتا ہے ۔ یہ ہے زندگی کی دوڑ کا مقابلہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

پینے کی عادت مجموعی طور پر زندگی کی دوڑ میں نامراد کرتی ہے ۔ پینے والوں کی کہیں بھی مانگ نہیں ہوتی اس لئے کہ وہ دوسروں کے مقابلہ میں اچھا کام انجام نہیں دے سکتے ۔ وہ عموماً بیمار اور گھر پر پڑے رہتے ہیں ۔ اور اس کے علاوہ قابل بھروسہ بھی نہیں رہتے ۔

"الکحل" کے استعمال کی وجہہ سے ایک مضبوط جسیم اور بہادر آدمی کو ایک سست رفتار لڑکا بھی پیچھے کر دیتا ہے ۔ بائبل میں کہا گیا ہے کہ

بازی سبک رفتار کے ہاتھ نہیں . . . .

اس کا یہ مقصد ہے کہ تیز ترین دوڑنے والے ہی مقابلہ نہیں جیتتے ۔ آپ نے خرگوش اور کچھوے کا قصہ تو سنا ہی ہے کہ کس طرح سست رفتار کچھوے نے مقابلہ جیتا ۔ فیروزہ کے لئے یہ بہت ہی آسان تھا کہ وہ سہراب سے بازی جیت لے لیکن وہ دوران مسابقت میں سیب کے لئے رک گئی اور اوس کو باوجود تیز رفتاری کے بازی ہار دینی پڑی ۔ اسی طرح ایک تیز اور ہوشیار لڑکے کو محض بدعادتوں کی وجہہ سے ایک ایسے سست لڑکے کے مقابلہ میں جو کہ زہریلی اشیاء سے پرہیز کرتا ہے زندگی کی دوڑ میں پیچھے رہ جانا پڑتا ہے ۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ کبھی کبھی بیر کے ایک چھوٹے سے گلاس کے پینے سے کوئی نقصان نہیں ہوتا ہے ٹھیک اوسی طرح جیسا کہ فیروزہ نے اپنی سبک رفتاری کے فخر اور گھمنڈ کے نشہ میں سیبوں کو اٹھانے میں تھوڑا سا وقت صرف کیا اور اوس کو معمولی جانا . . . . لیکن تھوڑے سے وقت کو سیبوں کی خواہش میں ضائع کرنے کا نتیجہ یا انجام زندگی کی مایوسی اور ناکامی . . . . ہر معاملہ کو اسی طرح جانچنا چاہیئے کہ یہ زندگی اور موت کے مسائل ہیں اس راستہ میں ذرا سی بھی لغزش یا قدم کے ڈگمگانے کی وجہ سے عزیز بچوں کی آیندہ امیدیں پائمال ہو جاتی ہیں جس کی وجہہ سے ملک اور قوم کو ان سے جو امیدیں وابستہ رہتی ہیں بار آور ہونے نہیں پاتیں ۔ اس لیئے کہ معمولی معمولی باتیں یا چیزیں بڑی اہمیت رکھتی ہیں ۔ اور ایک ہی پیالہ "تباہی کا شکار کر دیتا ہے ۔

سنہری سیب بڑے جاذب نظر دکھلائی دیتے تھے جن کی خواہش میں . . . . فیروزہ اپنے مقصد سے تھوڑی سی لاپروائی کر کے . . . . سب کچھ کھو بیٹھی . . . .

ہم کو اس سے سبق حاصل کرنا چاہیئے کہ ایسی چیزیں جو بظاہر بھلی تو معلوم ہوتی ہیں لیکن جب ہم محسوس کرتے ہیں کہ وہ خطرناک ہیں تو ہم کو ان سے دور رہنا چاہیئے اور اپنی منزل کو کھوٹی نہ کرنی چاہیئے کہ یہی درست اور صحیح طریقہ اپنے زندگی کے اہم مسائل کو طے کرنے کا تسلیم کیا جاتا ہے ۔ بعض بچوں کو سگریٹ کے ڈبہ بہت بھلے معلوم ہوتے ہیں اور بعض کو شراب کا پیالہ لیکن ان نمایشی زہریلے اشیاء کے فریب میں آکر ہم کو تباہ کاری

کے طرف نہیں ڈھلکنا چاہیئے اس لیئے کہ زندگی کی دوڑ کو جیتنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم برے چیزوں بری عادتوں اور زہریلے اشیاء کے استعمال سے پرہیز کریں۔ اس ضمن میں تھوڑا سا بھی غلط اقدام زندگی کو برباد کر دے گا۔ یہ سچ ہے کہ یہ پہلے پہلے بہت مشکل دکھلائی دے لیکن بعد ازاں بری چیزوں سے دور رہنے کے عادی ہو جائینگے تو سب کچھ آسان ہو جائیگا اور . . . . . زندگی کی دوڑ میں کامیاب رہیں گے . .

(مترجمہ جناب محمد عبدالشکور صاحب (عثمانیہ)

نظم

اکبر۔ جناب مولوی محمد اکبر علی صاحب مرحوم مدیر صحیفہ روزانہ

بارش ہو لوٹ دیجئے بن جائے گی "شراب" ۔ جب غور کیجئے تو یہہ "شر آب" ہے شراب
جو اس کو پی لے اس کی وہیں عقل ٹوٹ جائے ۔ دروازہ شر کا کھول دے شر باب ہے شراب
یہ نیشکر کا رس نہیں ہے جس کو کہیئے راب ۔ شر اس کی گھٹی میں ہے یہ شر راب ہے شراب
شارب کے پیٹ میں جو گئی تنہری بن گئی ۔ معدہ جگر بگاڑے وہ تیزاب ہے شراب
پینے ہی کر دے آپے سے باہر ہر ایک کو ۔ ہوش و حواس و عقل کا جلاب ہے شراب

اکبر۔ یہ وہ چھری ہے۔ کرے قیمہ دل جگر
ٹکڑے اڑا دے جسم کے قصاب ہے شراب

۷۹۰۶

رسالہ ترکِ مسکرات

ماہنامہ

اردو، تلنگی، مرہٹی اور کنڑی زبانوں میں شایع کیا جاتا ہے ترکِ مسکرات سے متعلق مضامین، افسانے، نظمیں اور عالمی خبریں شایع کی جاتی ہیں

سالانہ چندہ ۔ صرف عہ/۱ کلدار

تفصیلات کے لیے

معتمد صاحب صدر انجمن ترکِ مسکرات سے مراسلت فرمائیے

منتخب کلام کا مجموعہ

بزبان اردو ۶/

بزبان تلنگی ۴/

دفتر صدر انجمن ترکِ مسکرات

سے

حاصل فرمائیے

از دفتر صدر انجمن ترکِ مسکرات حیدرآباد دکن

(سند حوالگی ٹپہ حاصل کی گئی) رجسٹر [illegible] ۱۵۱

بخدمت شریف جناب . . . .

۲۰ - جناب نواب سالارجنگ بہادر

دیوان دیوڑھی، حیدرآباد